ہم اپنے دلوں میں نبی ﷺ کی محبّت کیسے زیادہ کریں؟

[urdu - اردو - أردو]

فتوی: محمد بن صالح المنجد-حفظہ اللہ-

ترجمہ: شفیق الرحمن ضیاء اللہ مدنی

2014 - 1435

IslamHouse.com

كيف نزيد محبّة النبي ﷺ في قلوبنا؟

«باللغة الأردية»

فتوى: محمد بن صالح المنجد-حفظه الله-

ترجمة: شفيق الرحمن ضياء الله المدني

2014 - 1435

IslamHouse.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہم اپنے دلوں میں نبی ﷺ کی محبّت کیسے زیادہ کریں؟

سوال: ایک مسلمان اپنے اندر دنیا کی کسی بھی چیز سے زیادہ نبی ﷺ کا پیار کیسے بڑھا سکتا ہے؟

جواب:

رسول ﷺ کی محبت کی مضبوطی مسلمان شخص کے ایمان کے تابع ہوتی ہے، اگر اسکے ایمان میں زیادتی ہوتی ہے تو آپ ﷺ سے اسکی محبت میں بھی اضافہ ہوتا ہے؛ کیونکہ آپ ﷺ کی محبت طاعت و قربت کا ذریعہ ہے، اور شریعت نے آپ ﷺ کی محبت کو واجبات میں سے قرار دیا ہے۔

انس ؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: " تم میں سے کوئی شخص اسوقت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسکے نزدیک اسکے

والد، اسکی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں"۔ اسے بخاری (حدیث نمبر:۱۵) اور مسلم (حدیث:۴۴) نے روایت کیا ہے۔

اور رسول ﷺ کی محبت مندرجہ ذیل امور کی معرفت سے حاصل ہو سکتی ہے:

اوّل: آپ ﷺ اپنے رب کی طرف سے مبعوث کئے گئے ہیں، اس نے آپ کو چُنا ہے اور ساری دنیا پر منتخب فرمایا ہے تاکہ آپ لوگوں کو اللہ کا پیغام پہنچائیں، اور اللہ نے آپ کو آپ سے محبت کرنے اور آپ سے خوش ہونے کی وجہ سے چُنا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ خوش نہ ہوتا تو آپ کو پسند کرتا اور نہ ہی منتخب فرماتا۔ اور ہمارے لئے ضروری ہے کہ جس سے اللہ نے محبت کیا ہے ہم اس سے محبت کریں اور جس سے اللہ خوش ہوا ہے ہم اس سے خوش ہوں۔ اور اس بات کو جان لیں کہ آپ اللہ کے خلیل (دوست) ہیں، اور خُلّت کا مرتبہ اونچا ہے اور وہ محبت کا سب سے اعلی درجہ ہے۔

جندب بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے پانچ دن پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: "میں اللہ کے سامنے اس بات سے بیزاری ظاہر کرتا ہوں کہ تم میں سے کوئی میرا خلیل (دوست) ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنایا ہے جس طرح ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا تھا، اور اگر میں اپنی امّت میں سے کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اپنا دوست بناتا"۔ (صحیح مسلم حدیث:۵۳۲)۔

دوم: ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مقام و مرتبہ کو جانیں جس سے اللہ نے آپ کو چُنا ہے، اور یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے افضل انسان ہیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں روز قیامت آدم کے اولاد کا سردار ہوں گا اور میری ہی قبر سب سے پہلے پھٹے گی، اور میں سب سے پہلا سفارشی ہوں اور سب سے پہلے میری ہی سفارش قبول کی جائے گی"۔ اسے مسلم (حدیث:۲۲۷۸) نے روایت کیا ہے۔

سوم: ہم اس بات کو جان لیں کہ آپ ﷺ نے ہم تک دین پہنچانے کی خاطر بہت ساری آزمائشوں اور پریشانیوں کا سامنا کیا ہے اور۔ الحمد اللہ۔ ایسا ہی ہوا، اور ہمیں اس بات کا ضرور علم ہونا چاہئے کہ آپ ﷺ کو تکلیف دی گئی، مارا گیا، سب و شتم کا نشانہ بنایا گیا اور آپ ﷺ کے سب سے قریب لوگ آپ سے الگ ہو گئے، اور آپ کو دیوانہ پن، جھوٹ اور جادو سے متہم کیا گیا، آپ نے دین کی حفاظت کیلئے لوگوں سے لڑائی کی تاکہ وہ ہم تک پہنچ سکے، تو ان لوگوں نے آپ سے لڑائی کی، اور آپ کو آپ کے خاندان، مال اور گھر سے بے دخل کر دیا، اور آپ کے خلاف لشکر جمع کیں۔

چہارم: آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا انکی آپ ﷺ سے گہری محبت میں اتباع کرنا، چنانچہ وہ آپ ﷺ سے مال واولاد سے زیادہ، بلکہ خود اپنی جانوں سے بڑھ کر محبت کرتے تھے، آپکے سامنے اسکے چند نمونے پیش خدمت ہیں:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ''میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے ،جبکہ نائی آپکے بال مونڈ رہا تھا اور آپ کے صحابہ آپ کو گھیرے ہوئے تھے، تو وہ ایک بال بھی کسی آدمی کے ہاتھ میں گرنا نہیں دینا چاہتے تھے''۔ اسے مسلم (حدیث: ۲۳۲۵) نے روایت کیا ہے۔

اور انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ جب اُحد کے دن کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کو چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئے تو ابو طلحہؓ ہاتھ میں ڈھال سنبھالے ہوئے خود نبی کریم ﷺ کے لئے ڈھال بن گئے۔ حضرت انسؓ نے مزید بیان کیا کہ '' ابو طلحہؓ بہت بڑے تیر انداز تھے۔ انہوں نے اس دن دو یا تین کمانیں توڑیں'' انہوں نے مزید کہا: '' آدمی تیروں کے تھیلے کے یا ترکش کے ساتھ وہاں سے گزرتا تو نبی ﷺ اس سے فرماتے: '' ابو طلحہ کو اپنے تیر دے دو''۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ: ''نبی کریم ﷺ مشرکوں کا جائزہ لینے کیلیئے اپنے سر مبارک کو اٹھاتے تو ابو طلحہؓ آپ سے عرض کرتے: ''اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! سر مبارک کو نہ اٹھایئے، ایسا نہ ہو کہ مشرکوں کا

کوئی تیر آپ کو لگ جائے۔ میری چھاتی آپ کی چھاتی کیلئے ڈھال ہے"۔ اسے بخاری (حدیث: ۳۶۰۰) اور مسلم (حدیث: ۱۸۱۱) نے روایت کیا ہے۔

حجفہ: زرہ کو کہتے ہیں، اور اسے "جوبہ" بھی کہا جاتا ہے، اور اسکا معنی یہ ہے کہ ابو طلحہؓ کے ساتھ ایک زرہ تھا جس کے ذریعہ نبی ﷺ کا بچاؤ کرتے تھے۔

شدید القِد: (قِد) کمان کے تانت کو کہتے ہیں، اور اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ بہت تیر انداز تھے۔

پنجم: آپ ﷺ کی قولی و عملی سنت کی اتباع کی جائے، اور ساری زندگی میں آپ ﷺ کی سنت کو بطور دستور و منہج بنا کر اسکی پیروی کی جائے، اور ہر قول و حکم پر آپ ﷺ کے قول و حکم کو فوقیت دی جائے، پھر آپ ﷺ کے صحابہ و تابعین و تبع تابعین کے عقیدہ کی پیروی کی جائے، پھر آج تک انکی روشن ہدایت کی اتباع کرنے والے اہل سنت والجماعت کے عقیدہ کی پیروی کی جائے جو بدعت سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہیں اور خاص کر روافض کی بدعت سے، کیونکہ نبی ﷺ کے صحابہ کے تئیں ان (روافض) کے دل بہت سخت ہیں،

اور وہ ان پر اپنے اماموں کو فوقیت دیتے ہیں اور صحابہ کرامؓ سے زیادہ اپنے اماموں سے محبت کرتے ہیں۔

ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی محبت عطا کرے اور انہیں ہمارے نزدیک، ہماری اولاد، ہمارے والدین، ہمارے خاندان اور ہماری جانوں سے زیادہ محبوب بنادے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

اسلام سوال وجواب